BADR — QADIAN

چہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی، شفا بینی، غرض دار الامان بینی

نمبر ۲۴

سلسلہ الجدید جلد ۲ | ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۴ جون ۱۹۰۶ء عیسوی | سلسلہ القدیم جلد ۵

ایجہاں منتظر خوش باش کہ آمد دلستاں | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عمہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار ... جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت بعدہ فی پرچہ ۲ ... صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کردیں گے ان سے حساب پیشگی لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔

نوکل ... عا افریقہ ... صہ مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفی ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایلائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقیں — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یکقدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتبہ محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۲۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ جون سنہ ۱۹۰۶ء

خداتعالیٰ کی تازہ وحی

۷ - جون سنہ ۱۹۰۶ء - بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے دو نام ہوں گے۔

(۱) بشیر الدولہ - (۲) عالم کباب

یہ ہر دو نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے اور انکی تعبیر اور تفہیم یہ ہے -

(۱) بشیر الدولہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کیلئے بشارت دینے والا ہوگا اس کے پیدا ہونے کے بعد زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئینگی اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کریگا اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئیگی - *

(۲) عالم کباب سے یہ مراد ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جبتک کہ وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے دنیا پر ایک سخت تباہی آئیگی گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا اس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا غرض وہ لڑکا اس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کیلئے ایک نشان ہوگا بشیر الدولہ کہلائیگا اور اس لحاظ سے کہ مخالفوں کیلئے قیامت کا نمونہ ہوگا عالم کباب کے نام سے موسوم ہوگا

خداتعالےٰ کے الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر دنیا کے سرکش لوگوں کیلئے کچھ اور مہلت منظور ہے تب بالفعل میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں لڑکا نہیں بلکہ لڑکی پیدا ہوگی اور لڑکا بعد میں ہوگا مگر لڑکا ضرور ہوگا کیونکہ وہ خدا کا نشان ہے اور اگر دنیا پر جلد عذاب کا وقت آپہنچا ہے یعنی عذاب عظیم کا وقت - تب ابھی لڑکا پیدا ہوگا جسکا نام بشیر الدولہ اور شادی خان اور کلمۃ اللہ خان ہے اور عالم کباب ہوگا اور وہ دنیا کیلئے نیکوں کے لئے اور نیز بدوں کے لئے خدا کا نشان ہوگا یہ اسی قسم کا نشان ہے جیسا کہ یسعیاہ نبی نے خزقیاہ بادشاہ کے لئے فرمایا تھا اور خداتعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عنقریب دو نشان ظاہر ہونگے پس اگر دو نشان ظاہر ہونیوالے جو عنقریب ہیں وہ امر میں تو اس صورت میں بھی اب کی دفعہ انکے گھر میں لڑکی پیدا ہوگی نہیں تو اب کی دفعہ ہی لڑکا پیدا ہوگا اور وہ خدا کا نشان ہوگا اور اس کیساتھ ایک دوسرا نشان ظاہر ہوگا اور وہ لڑکا نیکوں کے لئے اور اس سلسلہ کیلئے ایک سعد ستارہ کیطرح مگر بدوں کیلئے اس کے لئے برخلاف ہوگا اسی تاریخ کے اور الہامات یہ ہیں

(۱) رب ارنی انوارک الکلیہ

ترجمہ - اے میرے رب مجھے اپنے تمام انوار دکھا۔

(۲) انی انرتک واخترتک

ترجمہ - میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا

(۳) وانہٗ نازلٌ من السماء ما یرضیک

ترجمہ - اور آسمان سے ایک ایسا امر اترنے والا ہے جو تجھے خوش کریگا

۴ - دو نشان ظاہر ہوں گے

۵ - اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھنا نہیں چاہتا (کسی کیطرف اشارہ ہے)

۶ - انا اخذناہ بعذاب الیم - ہم دردناک عذاب کے ساتھ اس کو پکڑیں گے۔

۷ - خدا انہیں سلامت رکھے۔

۸ - ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماء

ترجمہ - وہ لوگ تیری مدد کریں گے جنکو ہم آسمان سے وحی کریں گے

۹ - یاتون من کل فج عمیق - یاتیک من کل فج عمیق

ترجمہ - ہر ایک دور کی راہ سے آئیں گے ہر ایک دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے۔

۱۰ - **سلامٌ علیکم طبتم** ترجمہ تم پر سلام تم پاک ہو

۱۱ - ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس

ترجمہ اور جو لوگ تیرے پاس آئیں گے تجھے چاہیئے کہ ان سے بدخلقی نہ کرے اور ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے

۱۱ - جون سنہ ۱۹۰۶ء - ۱ - رؤیاء - دیکھا کہ پندرہ سولہ نوجوان عورتیں خوبصورت اور نہایت خوش لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئی ہیں میں نے اس خیال سے کہ یہ جوان عورتیں ہیں منہ کو ان سے پھیر لیا اور ان سے پوچھا کہ تم کیسے آئی ہو انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں پھر انہوں نے وہیں ہمارے دالان میں ڈیرے لگا دیئے۔

فرمایا - رؤیا میں عورت سے مراد اقبال اور فتحمندی اور تائید الٰہی ہوتی ہے اس رؤیا میں یہ بھی معلوم ہوا کہ انہیں عورتوں میں وہ بھی ایک عورت تھی جو پہلے کبھی آئی تھی - فرمایا اسمیں اشارہ ایک پرانے رؤیا کیطرف تھا جو حضرت والد صاحب کی وفات کے چند یوم بعد میں نے دیکھا کہ میں ایک پیڑھی پر بیٹھا ہوں تو ایک عورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے تیس بتیس ۳۲ سال کی میرے سامنے آئی اور اس نے کہا کہ میرا ارادہ اب اس گھر سے چلا جانے کا تھا مگر تمہارے لئے رہ گئی ہوں

۲ - ایک زلزلہ کا نظارہ دکھائی دیا اور ساتھ ہی اس کے الہام ہوا

لمن الملک الیوم - للہ الواحد القہار

ترجمہ - آج ملک کس کا ہے - اللہ تعالیٰ واحد قہار کا ہے

۳ - مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ملکی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور انپر کوئی غالب نہیں ہوسکتا اور سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے پھر انا اخذناک بعذاب الیم پر تونے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا +

یہ نوٹ - رات کے بعد معلوم ہوا کہ اس لڑکے کے دو نام اور ہیں (۱) ایک شادی خان کیونکہ وہ اس جماعت کے لئے شادی کا موجب ہوگا (۲) دوسرے کلمۃ اللہ خان کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو ابتدا سے مقرر تھا اور ... میں ... اور ... ہو جائیگا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پوری ہو اور گزشتہ الہام ... اسی پیشگوئی کو بیان کرتا ہے جس کے معنے ہیں ایک کلمہ اور دو لڑکیاں کیونکہ میاں منظور محمد کی ... دو لڑکیاں ہیں اور جب ... ہوگا ... بات پوری ... کلمہ ... [illegible]

حضرت مسیح موعود کا ایک پیارا خط

(منقول از تشحیذ الاذہان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد بخدمت عزیزی اخویم خان صاحب محمد علی خان صاحب سلمہ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ عنایت نامہ پہنچکر موجب مسرت و انشراح خاطر ہوا ۔ اگرچہ طبیعت اس عاجز کی کسی قدر علیل تھی اور نیز ضعف بہت تھا ۔ مگر میں نے نہ چاہا کہ آپ کو بہت انتظار میں رکھوں اس لئے بلحاظ اختصار آپ کے سوالات کا جواب دیتا ہوں

(۱) ۔ جو شخص اس عاجز سے بیعت کرے اس کو قال اللہ و قال الرسول کا پابند ہونا ضروری ہے یہ ضروری نہیں کہ وہ حنفی ہو یا شافعی وغیرہ وغیرہ ۔ مگر یہ نہایت ضروری ہے کہ اللہ جل شانہ کے کلام عزیز پر ایمان لاوے اور جہاں تک ممکن ہو ۔ اس پر عمل کرے اور آثار صحیحہ نبویہ کی اتباع کرے

(۲) بیعت کرنے والے کے لئے ان عقائد کا پابند ہونا ضروری ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسول برحق اور قرآن شریف من جانب اللہ کتاب اور جامع الکتاب ہے کوئی نئی شریعت اب نہیں آسکتی اور نہ کوئی نیا رسول آ سکتا ہے ۔ مگر ولایت اور امامت اور خلافت کی ہمیشہ قیامت تک راہیں کھلی ہیں اور جس قدر مہدی دنیا میں آئے یا آئیں گے ۔ ان کا شمار خاص اللہ جل شانہ کو معلوم ہے ۔ وحی رسالت ختم ہو گئی مگر ولایت و امامت و خلافت کبھی ختم نہیں ہوگی ۔ یہ سلسلہ ائمہ راشدین اور علماء ربانیین کا کبھی بند نہیں ہوگا ۔ کسی کو گذشتہ لوگوں سے بجز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیع فضائل و کمالات میں بے مثل نہیں کہہ سکتے اور ممکن نہیں کہ کسی کمال نوع کی خدمتگذاری میں آئندہ اس سے بہتر پیدا ہوں جزئی فضیلت کے لحاظ سے بعض لوگ بے مثل ٹھہر سکتے ہیں ۔ جیسے صحابہ اور اہل بیت کی یہ فضیلت جو انہوں نے زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تنہائی کے وقت میں ایسی وفاداری دکھلائی ۔ کہ اپنے خونوں کو پانی کی طرح بہا دیا ۔ آں حضرت صلعم کے چہرہ مبارک کو دیکھا اور اسی چہرہ سے عاشقانہ زندگی بسر کی اور اسلام پر پہلے پہل مخالفوں کے حملے ہوئے تو جانوں کو ہتھیلی پر رکھکر ان کو روکا اور اسلام کو زمین پر جمایا ۔ اور اسلامی ہدایتوں کو زمین پر پھیلایا اور کفر کے زور کو مٹایا اور قرآن شریف کو دیانت اور امانت سے جمع کر کے تمام ملکوں میں رواج دیا اور اسلام کی صداقت پر اپنے خون سے مہریں کر کے اس دار فانی سے کوچ کر گئے ۔ بلاشبہ ان کی اس فضیلت کو بعد میں آنے والے نہیں پا سکتے ۔ و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء مگر اس کے سوا ہر ایک کمال کے حاصل کرنے کیلئے دروازے کھلے ہیں ۔ خدا تعالےٰ کے مقبول اور نہایت اعلیٰ درجہ کے پیارے بندے اور امام الوقت اور خلیفۃ اللہ فی الارض اب بھی ایسے ہی ہو سکتے ہیں ۔ جیسے پہلے ہو سکتے ۔ اور اب بھی خدا تعالےٰ کے انعام و اکرام کی وہ راہیں کھلی ہیں جو پہلے کھلی تھیں نبوت و رسالت بھی ظلی طور پر حاصل ہو سکتی ہیں جس قدر سالک کی استعداد ہو گی ۔ ضرور ہر تو وہ اس کا پڑیگا زندہ اسلام ۔ اسی عقیدہ کا نام ہے ۔ مگر جو لوگ امامت و خلافت و صدیقیت کو پہلے لوگوں پر ختم کر چکے ہیں ان کے ہاتھ میں اب مردہ اسلام ہے یا یوں کہو کہ اسلام کی بے جان تصویر ان کے ہاتھ میں ہے یاد رکھنا چاہئے کہ جو مذہب آئندہ کمالات کے دروازے بند کرتا ہے وہ مذہب انسانی ترقی کا دشمن ہے ۔ قرآن شریف کی رو سے انسان کو ہماری دعا یہی ہے کہ وہ روحانی ترقیات کا خواہاں ہو ۔ غور سے پڑھنا چاہئیے اس آیت کو اھدنا الصراط المستقیم ۔ صراط الذین انعمت علیہم ۔

دوسرے یہ عقیدہ بھی ضروری ہے کہ مجرد کسی قسم کے رشتہ سے خواہ کسی رسول سے ہو ۔ کوئی فضیلت حاصل نہیں ہو سکتی ۔ بلکہ فقط رشتہ کی فضیلت پر ناز کرنا نامردوں کا کام ہے ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ذوالقربیٰ میں سے ہر ایک شخص جو قابل تعریف ہے وہ رشتہ کے لحاظ سے ہرگز نہیں ۔ و قال اللہ تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۔ تیسرے یہ عقیدہ بھی ضروری ہے ۔ کہ قرآن شریف اب تک ہر ایک قسم کی تحریف سے بکلی محفوظ ہے اور کوئی ایسا قرآن نہیں جو کوئی شخص اس کو غار میں لے کر اب تک چھپا بیٹھا ہے یہ ان لوگوں کا بہتان ہے ۔ جن کو خدا تعالےٰ کا خوف نہیں ۔ چوتھے یہ عقیدہ ضروری ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت فاروق عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سب کے سب واقعی طور پر دین میں امین تھے ۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسلام کے آدم ثانی ہیں اور ایسا ہی عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اگر دین میں سچے امین نہ ہوتے تو آج ہمارے لئے مشکل تھا ۔ جو قرآن شریف کی کسی ایک آیت کو بھی من جانب اللہ بتا سکتے ۔

بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ ہم قرآن شریف سے اسی قدر محبت اور عشق پیدا کریں گے جس قدر ہمیں ان بزرگوں کے دین ہونے پر ایمان ہوگا ۔ اگر ہم ذرا بھی کمالات ایمانیہ میں ان کو کم سمجھیں گے تو وہی کمی قرآن شریف کی عظمت کے بارے میں ہمارے دلوں میں پیدا ہو جائیگی یہی وجہ ہے کہ جس پیار اور محبت سے سنت جماعت کے لوگ قرآن شریف کو پڑھتے ہیں اور بعد اس کے حفظ کر لیتے ہیں یہ بات شیعہ لوگوں میں ہرگز نہیں پائی جاتی ۔ مثلاً مجھے تخمیناً معلوم ہے کہ ہمارے ملک پنجاب میں ایک لاکھ سے زیادہ سنت جماعت میں سے قرآن شریف کا حافظ ہوگا مگر کیا کوئی اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ اس ملک میں شیعہ لوگوں میں سے دس پندرہ بھی حافظ ہیں ؟ مگر میرے خیال میں ایک حافظ بھی نہیں اس کا کیا سبب ہے ؟ یہی ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم ۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ ان بزرگواروں کو بنظر تخفیف دیکھنے میں سراسر ایمان کا گھاٹا ہے ۔ والعاقل تکفیہ الاشارۃ ۔ پانچویں بیعت کے لئے یہ ضروری عقیدہ ہے کہ شرک سے بکلی پرہیز کرے اگر یہ تمام عقائد کسی شیعہ میں پائے جاویں تو بلاشبہ اس کی حالت اچھی ہے اور وہ اس لائق ہے کہ بیعت میں داخل ہو ۔

بیعت کے مقاصد میں سے ایک بھاری مقصد یہ ہے کہ انسان راہ راست پر آوے اور خدا تعالےٰ کے غضب سے ڈر کر ہر ایک طریق ناانصافی کو چھوڑ دیوے جو شخص عمداً ناانصافی پر قائم رہنا چاہتا ہے وہ دراصل حقیقت بیعت سے غافل ہے ہم اس مسافر خانہ میں تھوڑے عرصہ کے لئے آئے ہیں اور اس غرض سے بھیجے گئے ہیں کہ اپنے اخلاق اور عقائد اور اعمال کو درست کر کے اور حسب مرضیات الٰہی اپنے نفس کو بنا کر اس مولیٰ کریم کی رضامندی حاصل کریں ۔ سو ہر ایک بات میں یہ دیکھ لینا چاہئیے کہ کیا ہمارے قول اور فعل ظلم اور زیادتی سے خالی ہیں یا ہم انصاف کا خون کر رہے ہیں جن بزرگ لوگوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضعف و ناتوانی اور تنہائی اور غربت کے ایام میں آنجناب کی رفاقت اختیار کی اس رفاقت اور اس ایمان کے پاس کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں ۔ اپنی ریاستوں اور ملکیتوں سے بے دخل کئے گئے ۔ وطن سے نکالے گئے اور اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے صدہا نے اپنے تئیں معرض ہلاکت میں ڈالا ۔ ان کی شان کو جیسا چاہئے نہ سمجھنا سخت درجہ کی ناانصافی ہے ۔ درحقیقت اگر ہم انصاف سے دیکھیں اور عدالت کی نگاہ سے نظر کریں ۔ تو ہمیں اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ لوگ اعلیٰ درجہ کے مقدس ہیں ۔ ہر ایک شخص کی فضیلت باعتبار اس کے حسن خدمات کے اور ذاتی لیاقتوں کے

ہوا کرتی ہے۔ سو جیسے صحابہ کرام کی فضیلت اس قاعدہ مستمرہ کی رو سے بپایہ ثبوت پہنچ گئی ہے کسی اور دوسرے کی فضیلت ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ مثلاً امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو بھاری نیکی کا کام دنیا میں آکر کیا وہ صرف اس قدر ہے کہ ایک نابکار دنیا دار کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت نہ کی اور اسی کشاکش کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ مگر یہ ایک شخصی ابتلاء ہے جو انہیں پیش آیا۔ اگر اس کو صدیق اکبر کی ان جانفشانیوں کے ساتھ جانچا جاوے جو انہوں نے تمام عمر محض اعلائے کلمہ اسلام کے لئے اکمل اور اتم طور پر پوری کی تھیں تو کیا شخصی ابتلاء کو کچھ اس سے نسبت ہو سکتی ہے۔ اللہ جلشانہ کا کسی سے رشتہ نہیں ہے۔ جو شخص اعلیٰ درجہ کی وفاداری اور خدمت گزاری کریگا وہی اس کا مقرب ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بیٹا زندہ نہیں رہا۔ البتہ نواسے زندہ رہے ہیں۔ جیسے حضرت فاطمہ کی اولاد یا دوسری بی بیوں کی اولاد۔ سو خدا تعالےٰ کے نزدیک ان کے مدارج ان کے اعمال کے موافق ہیں۔ خواہ نخواہ کا درجہ کسی کو دیا نہیں جاتا۔ جو شخص محض خدا تعالےٰ کے لئے کسی سے محبت کرتا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ خدا تعالےٰ سے خوف کرکے دیکھے کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں اس نے کیا کیا عمدہ کام کیا ہے ناحق فضیلت ان کو نہ دیوے کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ محض رشتہ سے کیوں کر فضیلت پیدا ہو جاتی ہے۔ خاص کرکے ذرا سے رشتہ سے۔ جو نواسہ ہوتا ہے۔ کنعان حضرت نوحؑ کا بیٹا تھا اور آذر حضرت ابراہیم کا باپ پس کیا انہیں یہ رشتہ کام آیا؟ پس یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اہل بیت ہونا اپنے نفس میں کچھ بھی چیز نہیں ہے۔ بے شک امام حسن و حسین ان لوگوں میں سے ہیں جن لوگوں کو خدا تعالےٰ نے ان کی راستبازی کی وجہ سے کامل کیا ہے نہ اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں کیونکہ نواسے تو اور بھی تھے۔ نواسہ ہونا خدا تعالےٰ کے نزدیک یا خلقت کے نزدیک کیا حقیقت رکھتا ہے۔ لیکن بلاشبہ کمالات صدیقی و فاروقی کے مقابل پر حسینی کمالات متنزل ہیں ان بزرگواروں نے اسلام پر بڑا احسان کیا اور اسلام کی شوکت کو دنیا میں قائم کیا اور وہ جانفشانی کے کام کئے جو نبی اور رسول کرتے ہیں جو شخص ان کے احسانات کا منکر ہووے وہ خدا تعالےٰ کا کافر نعمت ہے اگر ہم ذبح بھی کئے جاویں تو ہرگز راستی کو نہیں چھوڑ سکتے۔ عوام کا قاعدہ ہے کہ وہ کورانہ تقلید پر چلتے ہیں یہ سراسر غلط ہے تمام صحابہ کرام کے مناقب سے کتابیں بھری پڑی ہیں اور قرآن کریم شامل ہے۔ صدیق اکبر اور عمر فاروق کے حق میں اس قدر تعریفی کلمات بولے پائے جاتے ہیں کہ گویا ان دونوں بزرگواروں کو نبی قرار دیا گیا ہے مگر ہماری نظر میں مجرد مناقب کوئی چیز نہیں۔ صرف طرح طرح کے پیرایوں میں سچے مومنوں کی تعریفیں کی ہیں اور اس بات کا فیصلہ کہ ان میں سے زیادہ بزرگ کون ہے ان بزرگوں کی خدمات سے کرنا چاہیئے۔ اسی طرف اللہ جلشانہ ہدایت فرماتا ہے۔ اب اصل کلام یہ ہے کہ بیعت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان ہر ایک قولی و فعلی و اعتقادی ناانصافی سے بکلی دست بردار ہو جاوے۔ کیونکہ راہ راست حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اگر بہرحال اسی راہ پر قائم رہنا ہے جو تقلیدی طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ تو پھر بیعت سے حاصل ہی کیا ہے۔ ؎

ہر کجا شمع ہدایت یافتی پروانہ باش
گر خردمندی بے راہ ہدیٰ دیوانہ باش

(۴) اگرچہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا اور دست بستہ کھڑا ہونا قانون فطرت کے رو سے بھی بندگی کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے لیکن اگر ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز پڑھتے ہیں تو نماز ہو جاتی ہے۔ مالکی بھی شیعوں کی طرح ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔ مسنون وہی طریق ہے جو اُوپر بیان ہوا اس قدر اختلاف بیعت کو کچھ ہارج نہیں اگرچہ حدیث صحیحہ میں اس کا نام و نشان بھی نہیں۔

(۵) یہ ہمیشہ سے قاعدہ رہا ہے کہ نشانوں کے چاہنے والے دو ہی قسم کے آدمی ہوتے ہیں یا غایت درجہ کے دوست یا غایت درجہ کے دشمن یعنی جب کوئی انسان مقبول خدا تعالےٰ سے غایت درجہ کی دوستی و محبت اختیار کرے یہاں تک کہ اس کی راہ میں قربان ہو جائے اور اس کی خاک پا ہو جائے۔ تو وہ اپنے حوادث اور مصائب کے وقت یا تکمیل مدارج کے لئے رحمت کے آثار دیکھتا ہے اور اس کی برکت اور محبت سے جذبات نفسانی کم ہوتے جاتے ہیں۔ اور ذوق اور محبت بڑھتی جاتی ہے۔ اور دنیا کی محبت کم اور ٹھنڈی ہوتی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے نشانوں کے ذریعہ سے اس پر ظاہر کرتا جاتا ہے۔ کہ یہ شخص محبوبان اور مقبولان الٰہی میں سے ہے۔ اور عادت اللہ قدیم سے ایسی ہی جاری ہے کہ جب اس درجہ پر کسی کی ارادت پہنچ جائے۔ تو اس کا ایمان کامل کرنے کے لئے کسی قسم کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ پیشتر از مائش صدق کے محققین حقیقت پر نظر ڈالتے ہیں۔ عوام جلدی سے کسی کو کافر اور کسی کو بے دین کہدیتے ہیں۔ اور محققین اس کی ذرا پروا نہیں کرتے۔ اگر ہم صدیقی و فاروقی خدمات کو جو اپنی زندگی میں انہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں کیں لکھیں۔ تو بلاشبہ وہ ایک دفتر میں بھی ختم نہیں ہو سکتیں لیکن اگر ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمات کو لکھنا چاہیں تو کیا ان دو تین فقروں کے سوا کہ وہ اتفاق بیعت کی وجہ سے کربلا میں روکے گئے اور شہید کئے گئے۔ کچھ اور بھی لکھ سکتے ہیں۔ بے شک یہ کام ایسا عمدہ ہوا کہ ایک فاسق دنیا دار کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت نہیں کی مگر اعتراض تو یہ ہے کہ وہ اپنے باپ بزرگوار کے قدم پر کیوں نہ چلے۔ باپ نے تو بقول شیعوں کے تین فاسق آدمیوں کے ہاتھ پر جو بزعم ان کے مرتد سے بھی بدتر تھے اور بقول ان کے صرف معمولی بادشاہوں میں سے تھے۔ بیعت کر لی اور بیٹے نے تو اپنے باپ کے طریق سے اعراض کرکے ایک فاسق کی بھی بیعت نہیں کی اور انکار ہی میں جان دی۔ بہرحال یہ اتفاقی حادثہ تھا۔ جو امام صاحب کو پیش آگیا اور بڑا بھاری ذخیرہ ان کے درجے کا صرف یہی ایک حادثہ ہے۔ جس کو محض غلو اور ناانصافی کی راہ سے آسمان تک کھینچا جاتا ہے اور وہ بزرگوار صحابہ جو رسولوں کی طرح دنیا میں کام کر گئے۔ اور ہر میدان میں جان فدا کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ ان سے بقول آپ کے لاپرواہی تو آپ کا طریق ہے۔ یہ فیصلہ تو آسانی سے ہو سکتا ہے چونکہ دنیا دار العمل ہے اور میدان حشر میں مراتب بلحاظ اعمال ملیں گے۔ پس جس کے دل میں امام حسین و حسن کی وہ عظمت ہے کہ اب وہ دوسرے صحابہ سے لاپرواہ ہے اس کو چاہیئے۔ کہ ان کی خدمات شائستہ دین کی راہ میں پیش کرے۔ اگر ان کی خدمات کا پلہ بھاری ہے تو بلاشبہ وہ دوسرے صحابہ سے افضل ٹھہریں گے۔ ورنہ ہم اس بات کے تو قائل نہیں ہو سکتے۔ کہ خواہ نخواہ کسی کو افضل ٹھہرایا جاوے اور یہ خیال کرنا کہ ان کی فضیلت یہی کافی ہے کہ وہ نواسے ہیں۔ یہ خیال کوئی عقلمند نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ نواسہ ہونا کچھ بھی چیز نہیں۔ ایک ذرا سا رشتہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی لڑکیاں تھیں اور نواسے بھی کئی تھے۔ کس کس کی ہم پرستش کریں۔ یہ آیت کریمہ ہمارے لئے کافی ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ مجھے اللہ جلشانہ نے کھولدیا ہے کہ اس زمانہ کا اتقا صدیق اکبر ہے۔ بعض لوگوں کو یہ بھی دھوکہ لگا ہوا ہے

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

گذشتہ سہ ماہی میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے تعلیمی اور انتظامی معاملات میں ایک نمایاں ترقی ہوئی ہے جس کا کسیقدر ذکر کرنا قوم کے واسطے بہت خوشی کا موجب ہوگا لڑکوں کی تعداد میں اس قدر تھوڑے سے عرصہ میں ایک غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ گذشتہ فروری کے اخیر میں کل تعداد طلباء ایک سو چالیس کے قریب تھی جو کہ اب ایک سو نوّے کے قریب ہے۔ اس ترقی کا موجب مدرسہ کے لائق کارکن حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کی وہ تقریر اور تحریک ہے۔ جو دسمبر کے جلسہ میں کی گئی تھی اور جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ قادیان سردست ایک گاؤں ہے۔ جس میں اپنی جماعت کے لڑکے بہت ہی کم ہیں اور یہ مدرسہ صرف ان کی خاطر قائم نہیں کیا گیا بلکہ تمام جماعت احمدیہ کے واسطے یہی ایک مدرسہ ہے۔ جو حسب منشائے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام احمدی بچوں کو دینی اور دنیوی تعلیم دینے کے واسطے بنایا گیا ہے۔ اس تحریک پر بہت سے احباب نے اپنے جگر گوشوں کو اس مقدس اثر کے نیچے بھیج دیا ہے۔ اور امید ہے کہ باقی احباب بھی اپنے عزیزوں کو یہاں بھیج کر اپنے واسطے ایک نیک اور برگزیدہ جماعت بننے میں قوم کو امداد دیں گے۔

اس وقت بورڈنگ ہوس مختلف شہروں کے نوعمر بچوں سے اس طرح بارونق ہو رہا ہے جس طرح کہ ایک باغ میں رنگارنگ کے پودے کھل رہے ہوتے ہیں۔

برادر حبیب احمد فرزند کشمیر سے۔ بابو عبد الرحمٰن صاحب کا لڑکا افریقہ سے۔ محمد عجب خاں تحصیلدار کے صاحبزادگان ٹوچی ویلی سے۔ شیخ حسن صاحب کا عزیز حیدرآباد دکن سے۔ محمد نواب خاں صاحب تحصیلدار کا بیٹا گجرات سے۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب حال وارد ایران کا فرزند رشید۔ ڈاکٹر محمد دین صاحب حال ملازم جدہ ملک عرب کا بھائی۔ ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب کے دو صاحبزادے ماسٹر عبد الرحیم صاحب کا بھائی ضلع کرنال سے۔ جمعدار ولی محمد صاحب کا بیٹا برہما سے۔ شیخ نور احمد صاحب کے تین لڑکے چنیوٹ سے۔ خیر الدین صاحب گارڈ کے لڑکے کوہاٹ سے۔ چودھری حاکم علی صاحب کے تین فرزند ضلع شاہپور سے حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور میاں معراج الدین صاحب عمر اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے صاحبزادگان لاہور سے۔ صوفی غلام محمد صاحب کا لڑکا امرتسر سے۔ ملک مولا بخش صاحب کا لڑکا (اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُسے صحت و عافیت عطا کرے) گورالی سے۔ منشی محمد یوسف صاحب کا لڑکا مردان سے۔ بابو محمد عیسےٰ صاحب کا بھائی۔ اور حافظ محمد اسحاق صاحب کا برادر زادہ بھیرہ سے۔ مولوی محمد حسین صاحب کا صاحبزادہ کپورتھلہ سے۔ بابو جمال الدین صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ملتان کے دو لڑکے۔ میاں قطب الدین صاحب کا بیٹا ریاست پٹیالہ سے۔ بابو امام الدین صاحب مرحوم کے دو لڑکے جہلم سے۔ ڈپٹی انسپکٹر عنایت اللہ صاحب کا لڑکا شاہ پور سے۔ وغیرہ وغیرہ اس قدر مختلف شہروں کے طلباء کا ایک جگہ جمع ہو کر پڑھنا احمدی بچوں کے درمیان باہمی محبت اور اُلفت کے بڑھنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ یہ سب طلباء ایک ساتھ ہو کر پانچ نمازیں مسجد اقصےٰ میں پڑھتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کے روزانہ درس قرآن شریف میں شامل ہوتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ نیک استادوں کی صحبت میں رات دن گذارتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل سب کے شامل حال ہو اور ان کو آئندہ نسلوں کے واسطے نیک نمونہ بنائے۔ آمین

پیارے ذوالفقار علی خاں کے دو پیارے جو باوجود اس قدر صغرسنی کے وطن (میرٹھ) سے اتنی دور پھینکے گئے ہیں۔ نہیں بلکہ وطن کو بھلا دینے والی جگہ میں رکھے گئے ہیں جب وہ حضرت مسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر بچوں کی سادگی کے لہجہ میں اپنے باپ کے واسطے دعا کی درخواست کیا کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعود نہایت شفقت کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں تو اس وقت اولاد کے فوائد کا ایک سماں بندھ جاتا ہے۔ مسیح اوّل نے بھی کہا تھا کہ بچوں کو میرے پاس آنے دو کہ آسمان کی بادشاہت ایسوں کے لئے ہے یعنی ان کے لئے جو بچوں کی طرح اپنے آپ کو گناہوں سے بے خبر بنائیں اس نے تو صرف کہا تھا۔ لیکن مسیح ثانی نے اس پر ایک عملی کارروائی کی ہے اور ایک ایسا محکمہ قائم کیا ہے۔ جس میں کم سن بچوں کی تربیت اور تعلیم ایسے پاک اثر کے ماتحت کی جاتی ہے کہ وہ بڑے ہو کر نیکی اور تقوے میں بھی بڑے ہو جاویں۔

مدرسہ کے اسٹاف میں لائق اور تجربہ کار استادوں کی ایزادی کی گئی ہے جیسا کہ ماسٹر شیخ ضیاء اللہ صاحب جو کہ کئی جگہ حسن انتظام کی ہیڈ ماسٹری کے سبب صیغۂ تعلیم کے مشہور اور لائق ممبر ہیں۔ اور مامون خاں صاحب جو ورزش ماسٹر ہیں اور نہایت محنت کے ساتھ مدرسہ کے وقت میں اور مدرسہ کے وقت کے باہر طلباء کی جسمانی ورزش میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

مدرسہ کی موجودہ عمارت میں بھی کئی نئے کمرے بنائے گئے ہیں اور اس کے علاوہ ایک وسیع زمین مدرسہ کے واسطے ایک شاندار عمارت بنانے کے واسطے خرید کی گئی ہے۔ صرف طلباء کی خاطر ایک ڈسپنسری کھلی ہے جس میں ڈاکٹر شیخ عبد اللہ صاحب نہایت محنت اور توجہ کے ساتھ بیمار بچوں کی خبر گیری کرتے ہیں۔ سرکار نے منظور فرمایا ہے کہ وظیفہ خوار طلباء کو اس مدرسہ میں سرکاری وظائف ملا کریں۔

سال رواں کے نتائج امتحانات کے عمدہ رہنے کے سبب مولوی سرور شاہ صاحب۔ مولوی عبد اللہ صاحب قاضی امیر حسین صاحب۔ منشی سکندر علی صاحب۔ ماسٹر عبد الرحمان صاحب کی تنخواہوں میں ترقی کی گئی ہے۔ گو یہاں کے مدرسین صرف دینی خدمت کے ادا کرنے کی خاطر برائے نام تنخواہوں پر پڑے ہوئے ہیں۔ کئی ایک یتیم اور مسکین طلباء بھی یہاں رہتے ہیں۔ جن کا تمام خرچ انجمن احمدیہ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔

مدرسہ کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہے جس کے ممبر حضرت مولوی نور الدین صاحب۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ نواب محمد علی خاں صاحب۔ رئیس مالیر کوٹلہ۔ اور مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ ہیں۔ ایسے بزرگوں کا نام ہی مدرسہ کی بہتری اور نیک انجام کے واسطے انشاء اللہ پوری گارنٹی ہے۔

غرض مدرسہ کی حالت ہر طرح سے نہایت ہی قابل تشفی ہے اور جن احباب نے تا حال اپنے بچوں کو یہاں بھیجنے کا ارادہ نہیں کیا ان کی خدمت میں عرض ہے کہ اس عمدہ موقع سے فائدہ حاصل کرنے کے واسطے انہیں بہت ہی جلد کوشش کرنی چاہیئے۔

میں دیکھتا ہوں کہ جو بچے کچھ عرصہ تک یہاں رہتے ہیں۔ وہ تقوے میں خاص ترقی کرتے ہیں اور ایک اسلامی محبت اور غیرت کا جوش ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے بیرونی مدارس کے طلباء میں جو خرابیاں بدصحبتوں کے اثر سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان سب سے وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے محفوظ رہتے ہیں۔ صبح سویرے اُٹھ کر بعد نماز فجر تمام بورڈنگ ہوس کے طلباء تلاوت قرآن شریف میں مصروف رہتے ہیں اور ہر طرح سے تمام دینی امور کی پابندی کی جاتی ہے۔

خدا کے فضل سے

براہین احمدیہ

چھپ گئی ہے اور الحمد للہ کہ جیسی آپ چاہتے تھے ویسی ہی چھپی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ میں حتی الامکان بہت احتیاط کی گئی ہے اور ایک اور خوبی یہ ہے کہ اصل کتاب کے صفحہ بصفحہ ہے

ایک زیادتی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات قریباً ۵ صفحوں میں شامل ہیں

ایک اور زیادتی یہ ہے کہ مضامین کی فہرست طیار کر کے ساتھ لگائی گئی ہے۔

جب میں نے اس کو چھپانا شروع کیا تھا تو میں نے بذریعہ اشتہار یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اس کی قیمت پانچ روپے رکھوں گا لیکن میری لاگت اور محنت میرے تخمینہ سے بہت زیادہ ہوگئی اور اس مشتہرہ قیمت میں کتاب کا دینا میرے لئے مشکل ہوگیا۔ لیکن چونکہ میرا وعدہ ہے اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اسی قیمت یعنی پانچ روپے میں ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے جلد درخواستیں بھیجکر منگاؤ کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے۔

ایک عظیم الشان رعایت

اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لے سکتا ہے؟

۱۔ جو صاحب ۱۵۔ جولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور موازی چھ آنے اخراجات روانگی و محصولڈاک اور پونے تین روپے قیمت اخبار بدر روانہ کر دیں گے۔ ان کو براہین احمدیہ صرف چار روپے میں دی جائے گی

۲۔ بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ

الف۔ دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر ان کے چندے بھجوا دیں۔

ب۔ ۱۹۰۶ء کے چندہ سمیت جو رقم ان کے ذمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیجدیں۔

معراج الدین عمر

جن صاحبان نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین صاحب عمر کی خدمت میں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ میں معہ قیمت رعایتی حقوق پر ارسال کی تھیں۔ ان کو براہین احمدیہ لاہور سے ہی روانہ ہو سکے گی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور میں موجود ہیں۔

باقی خریدار قادیان کے دفتر بدر سے منگوا سکتے ہیں۔ مینیجر بدر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲ ۱/۸
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱ ۳/۴
⅛ کالم	۱۳	۷	۴	۱ ۳/۴	۱ ۱/۸
فی سطر	۸	۴ ½	۲ ½	۱	۲/

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے ہمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی۔ بیفائدہ خط و کتابت کرنیمیں طرفین کا حرج ہے

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴)۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا۔

۵۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۵ روپیہ سے کم نہو۔ جو مشتہر اخبار لینا چاہیں ان کو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی۔

(۶) ضمیمہ تقسیم کرانی ہو تو فی ضمیمہ ... فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کا مزدوری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈوئی۔ کے متعلق تازہ ڈاک ولائیت میں خبر آئی ہے کہ وہ دل کی بیماری میں گرفتار ہے اور اس کے بچنے کی اُمید نہیں اخبار سٹیٹسمین کے مطابق یسوع کی طرح ڈوئی بھی لوگوں کو بیماری سے نجات دیتا تھا۔ مگر اپنے آپ کو نجات نہیں دیسکتا۔

پادری ٹسلن صاحب نے شہر پونیا واقعہ ملک امریکہ کے گرجا میں اپنے وعظ میں یہ فرمایا تھا کہ یسوع کے کنواری سے پیدا ہونے کا قصہ غلط ہے اور اس کی خدائی والی بات بھی جھوٹھ ہے اس کے سبب سے اس گرجہ کے نمازیوں میں بہت شور بپا ہو رہا ہے اور پادری صاحب پر کفر کا فتوے لگایا جا رہا ہے۔

میکسم گورکی۔ جو روس کا ایک مشہور ریفارمر ہے اُس نے امریکہ میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ اس زمانہ میں عیسائیت ایک غلاموں کا مذہب جو خود غلام ہیں اور دوسروں پر ظلم کرنے کے واسطے عیسائیت کی پناہ تلاش کرتے ہیں۔

ارلنسٹ ہیکل صاحب نے اشتہار دیا ہے کہ مجھ پر پادریوں نے ایک جھوٹھا الزام لگایا ہے کہ میں عیسائی ہو گیا ہوں میں ہرگز عیسائی نہیں ہؤا میرے خیالات عیسائیت کی مخالفت میں اب بھی ویسے ہی ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔

پادری چارلس ہال پیری صاحب جو کہ شہر کیمبرج ماس واقعہ ملک امریکہ کے پادری تھے۔ چند لڑکیوں کے ساتھ بد ارتکاب کے سبب گرجہ سے علیحدہ کئے گئے

مسلمان اسپین میں۔ ایک صاحب جو کہ اپنا نام ایل ایس تبلاتے ہیں ولائیت کے اخبار ایگ ناشک جنرل مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اب جب کہ ہماری شہزادی ہسپانیہ کی ملکہ بننے والی ہے اگر اُس ملک کے کچھ حالات اس جگہ بیان کئے جاویں۔ تو ناظرین کے واسطے دلچسپی سے خالی نہ ہوں گے ہسپانیہ اس وقت ایک خوب ملک ہے لیکن اگر اہل ہسپانیہ مسلمانوں کو اپنی بے وقوفانہ اور مجرمانہ بغاوت کے ساتھ نکال دیتے تو یہ ملک آج بہت ہی خوب ہوتا۔ ہسپانیہ میں مسلمانوں نے آٹھ سو سال تک علم و ہنر کی مشعل کو روشن رکھا حالانکہ اُس وقت باقی سارے یورپ میں تاریکی پھیلی ہوئی تھی مسٹر سینلے لین پول نے ہسپانیہ میں مسلمانوں کے متعلق جو لکھا ہے۔ اس میں سے چند سطریں اس جگہ نقل کرتا ہوں۔ صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے ماتحت ہسپانیہ کا ملک قریباً آٹھ سو سال تک تمام یورپ کے واسطے ایک مہذب اور شائستہ سلطنت کی زندہ مثال تھا۔ اُس کے صوبے زرخیز تھے اور فاتحین کی دانائی اور محنت کے سبب وہ کوئی سوگنا عمدہ پھل لاتے تھے۔ بے شمار نئے شہر مسلمانوں کی سلطنت کے سبب بن گئے تھے جن کے نام آج تک قدیم سلطنت کی یادگار ہیں۔ ہنر۔ علم۔ سائنس ایسے وقت میں اس جگہ ترقی پر تھے۔ جیسا کہ باقی یورپ میں کوئی ان کا نام بھی نہیں جانتا تھا۔ مسلمانوں کی شاگردی اختیار کرنے کے واسطے لوگ فرانس۔ جرمنی اور انگلستان تمام ممالک سے یہاں آتے تھے۔ یہاں کے سرجن اور ڈاکٹر دنیا میں مشہور تھے اور عورتیں بھی ڈاکٹر پیشہ ہوتی تھیں۔ ریاضی۔ علوم نجوم۔ نباتات۔ تاریخ۔ فلسفہ۔ قانون سب کی تکمیل ہسپانیہ مین ہوتی تھی۔ اور صرف ہسپانیہ ہی میں ہوتی تھی۔ زراعت کے عملی کارخانے۔ آب پاشی کے علمی ذرایعہ۔ قلعہ بندی جہاز سازی۔ اعلےٰ درجہ کے کارگہ۔ لوہاروں کے کارخانے کمہاروں کے کارخانے سب کے سب اسلامی ہسپانیہ میں اپنے کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ جنگ کے ہنر میں بھی ویسا ہی کمال تھا۔ جیسا کہ ایام صلح کی دستکاریوں میں ان کے جہازی بیڑے بحیرہ روم پر حکمراں تھے۔ غرض ایک سلطنت کو عظیم الشان اور اقبال مند کرنے کے لئے اور شائستہ بنانے کے واسطے جن باتوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب اسمیں موجود تھیں۔"

ہمارے دوست عبدالحق سورائٹ صاحب نے جزیرہ نیوزیلنڈ سے ایک اخبار بنام آک لینڈ ویکلی نیوز کا ایک پرچہ بھیجا ہے جس میں سان فرانسسکو کے زلازل کے بیان کے درمیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلق زلزلہ کا تذکرہ ریویو آف ریلیجنز کے حوالہ پر دیا گیا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

زلزلہ کے متعلق پیشگوئی

ایک ہندوستانی نبی

ہندوستان سے ایک ماہواری رسالہ بنام ریویو آف ریلیجنز نکلتا ہے جس میں سخت زلازل کے متعلق ایسی پیش گوئیاں درج ہیں جن کا ذکر سان فرانسسکو کے زلزلہ پر روشنی ڈالنے کے واسطے کرنا خاص دلچسپی کا موجب ہوگا یہ پیش گوئیاں کرنے والے مرزا غلام احمد صاحب ہیں جو کہ ہندوستان میں ایک مذہبی فرقہ کے امام ہیں۔ اور مسیح موعودؑ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ مجھے خداتعالےٰ کی طرف سے الہام ہوتے ہیں اور الہی الہامات کی بنا پر انہوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی موت کا وقت قریب ہے اور یہ بھی شائع کیا ہے کہ بدکاروں کو سخت سزا دی جائے گی۔ ان کے الہامات کے شائع شدہ الفاظ مفصلہ ذیل ہیں۔

"حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے۔ اور شدت سے آئیں گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی تلخ زندگی ہو جائے گی۔

پھر مرزا صاحب نے اپریل ۱۹۰۵ء کے ریویو میں بھی ایک خوفناک زلزلے کی خبر دی تھی جس کے یہ الفاظ ہیں۔ "مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکہ لگے گا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا ...... وہ قریب ہو یا بعید ہو مگر پہلے سے بہت خطرناک ہے سخت خطرناک ہے۔" وہ یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو جو زلزلہ ہند میں آیا۔ اس کے متعلق بھی پانچ ماہ پہلے سے اطلاع دی گئی تھی۔

برکات دولت برطانیہ

مندرجہ ذیل نظم صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد خلف الرشید حضرت مسیح موعود دام اللہ برکاتہم نے ایمپائر ڈے کی تقریب پر کہی - ایڈیٹر

یاد ایام کہ تھے ہند پہ اندھیر کے سال
ہر گلی کوچہ پہ ہر شہر پہ آیا تھا وبال
روز روشن میں لٹا کرتے تھے لوگوں کے مال
دل میں اللہ کا تھا خوف نہ حاکم کا خیال
ہر طرف شور و فغاں کی ہی صدا آتی تھی
سخت سے سخت دلوں کو بھی جو تڑپاتی تھی

رحم کرنا تو کجا ظلم ہوا تھا ... پیشا
لوگ بھولے تھے کہ ہے نام مروت کس کا
چار سو ملک میں تھا شور و شغب و غوغا
بلکہ سچ ہے کہ نمونہ وہ قیامت کا تھا
کبھی آتا نہ کوئی دوست کسی دوست کے کام
دل سے تھا محو ہوا مہر و محبت کا نام

سلطنت میں بھی تزلزل کے نمایاں تھے نشان
صاف ظاہر تھا کہ ہے چند دنوں کی مہمان
قاضی و مفتی بھی کھو بیٹھے تھے اپنا ایمان
رحم و انصاف کے وہ نام سے بھی تھے انجان
ایسے لوگوں سے تھا انصاف کا پانا معلوم
خیال انصاف کا تھا جن کے دلوں سے معدوم

افسر فوج لڑائی کے فنوں میں چوپٹ
منہ سے جو بات نکل جائے پھر اس پر تھی ہٹ
رہتی آپس میں بھی ہر وقت ہی ان کی کھٹ پٹ
تھے وہ بتلاتے ہر ایک دوسرے کو ڈانٹ ڈپٹ
پر کوئی موقع لڑائی کا جو آجاتا تھا
صاف ہر کوئی وہاں آنکھیں چرا جاتا تھا

سلطنت کچھ تو انہیں باتوں سے بیجان ہوئی
کچھ لٹیروں نے غضب کر دیا آفت ڈھائی
اک طرف مرہٹوں کی فوج ہے لڑنے کو کھڑی
دوسری جا پہ ہے سکھوں نے بھی شورش کر دی
چاروں اطراف میں پھیلا تھا غرض اندھیرا
لشکر یاس نے ہر سمت سے تھا آگھیرا

لٹتے پھرتے رہیں آپس میں امیر اور وزیر
کیوں پسیں گھن کی طرح ساتھ غریب اور فقیر
مدعا ان کا تو لڑنے سے ہے بس تاج و سریر
ہاتھ میں یاروں کے رہ جائیگی خالی کفگیر
ان غریبوں کو امیروں نے ڈبویا افسوس
بات جو بیت چکی اس پہ کریں کیا افسوس

الغرض چین کلیجے کو نہ دل کو آرام
رات کا فکر لگا رہتا تھا سب کو سر شام
صبح کو خوف کہ ہو آج کا کیسا انجام
رات دن کاٹتے اس طرح سے تھے وہ ناکام
دل سے ان کے یہ نکلتی تھیں دعائیں دن رات
یا الٰہی تیرے فضلوں کی ہو ہم پر برسات

انپہ ڈالی گئی آخر کو تلطف کی نظر
قتل کا فور اڑا دل سے جو تھا خوف و خطر
یک قلم ملک سے موقوف ہوئے شورش و شر
نہ تو رہزن کا رہا کھٹکا نہ چوروں کا ڈر
پھائے رکھے گئے وہ ان مرہم کافوری کے
دئے جاتے تھے جہاں زخم جگر کے چوکے

قوم انگلش ہی نے دیا آکے سہارا ہم کو
بحر ادبار کے ہے پار اتارا ہم کو
ورنہ صدموں نے تو تھا جان سے مارا ہم کو
آگے مشکل تھا بت کرنا گذارا ہم کو
ہند کی ڈوبی ہوئی کشتی ترائی اس نے
اک کی بگڑی ہوئی بات بنائی اس نے

رحم وہ ہم پہ کئے جن کی نہیں کچھ گنتی
جن میں سے سب سے بڑی مذہبی ہے آزادی
ساتھ لائے یہ ہزاروں نئی ایجادیں بھی
جو نہ کانوں تھیں سُنی اور نہ تھیں آنکھوں دیکھی
عدل و انصاف میں وہ نام کیا ہے پیدا
آج ہر ملک میں جسکا کہ بجا ہے ڈنکا

شیر و بکری بھی ہیں اک گھاٹ پہ پانی پیتے
نہیں ممکن کہ کوئی ترچھی نظر سے دیکھے
ایک ہی جا پہ ہیں سب رہتے برے اور بھلے
کیا مجال ان سے کسی کو بھی جو صدمہ پہنچے
سب جو آپس میں ہیں یوں ہو رہے شیر و شکر
اس لئے ہے کہ نظر سب پہ ہے ان کی یکسر

ہند میں ریل انہوں نے ہی تو جاری کی ہے
آمد و رفت میں جس سے بہت آسانی ہے
صیغہ ڈاک کو انہوں نے ترقی دی ہے
ملک میں چار طرف تار بھی پھیلائی ہے
تاکہ انصاف کے پانے میں نہ ہو کچھ دقت
منصفوں اور ججوں تک کی بھی کی ہے کثرت

علم کا نام و نشان یاں سے مٹا جاتا تھا
شوق پڑھنے کا دلوں میں سے اٹھا جاتا تھا
کوئی عالم کبھی اس ملک میں آجاتا تھا
دیکھکر اس کا یہ حال اشک بہا جاتا تھا
یہ وہ بیمار تھا جس کو سبھی رد بیٹھے تھے
ہاتھ سب اس کی شفا یابی سے دھو بیٹھے تھے

پر وہ رب جس نے کہ سب کچھ ہی کیا ہے پیدا
نہ تو ہے باپ کسی کا نہ کسی کا بیٹا
سارے گندوں سے ہے پاک اور ہے واحد یکتا
نہ وہ تھکتا ہے نہ سوتا ہے نہ کھاتا پیتا
رحم کرتا ہے ہمیشہ ہی وہ ہم بندوں پر
کرسیٔ عدل پہ بیٹھے گا جو روز محشر

جو کھڑا در پہ جسے کچھ بھی نہیں ہے پروا
ٹھیک کر دے اسے دم میں کہ ہو جو کچھ بگڑا
دیکھکر اپنی یہ حالت اسے جب رحم آیا
دیکھو انگلینڈ سے اس قوم کو یاں لے آیا
جس نے آتے ہی وہ نقشہ ہی بدل ڈالا ہے
جس جگہ خار تھا اب واں پہ گل لالہ ہے

سلسلے ہر جگہ تعلیم کے جاری ہیں کئے
شہروں اور گاؤں میں اسکول بکثرت کھولے
کالجوں کے بھی ہیں شہروں میں کھلے دروازے
ہر جگہ ہوتے ہیں اب علم و ہنر کے چرچے
کام وہ کر کے دکھایا کہ جو ناممکن تھا
آئے جب ہند میں وہ کیا ہی مبارک دن تھا

قوم انگلش تری سب قوموں پہ ہے یکتائی
اس لئے تجھ پہ ہمیں ناز ہے سب سے بڑھ کر

ایک بے نظیر دوائی
جس کے اجزاء کو نہایت محنت کے ساتھ حاصل کر کے
ہمنے طیار کیا ہے۔ اور اُس کا نام
جیون بوٹی
رکھا۔ اس کی دوسری جزو کا نام زرد جام عشق ہے
ہمارے کارخانہ میں یہ دوا خاص ترکیب کے ساتھ ایک عرصہ سے بنائی جاتی ہے اور بیشمار لوگ اس سے کلی فائدہ حاصل کر چکے ہیں اور بہت سے مایوس العلاج مریض ہمارے زیر علاج رہ کر اس کو آزما چکے ہیں اور کثیر التعداد خریداروں میں سے ایک نے بھی اس کے غیر مفید ہونے کی کبھی شکایت نہیں کی ہر ایک کی شہادت ہے کہ یہ تیر بہدف دوا ہے اور مردمی کی کالعدم حالت کے لئے سچ مچ کی جیون بوٹی۔ اس کو استعمال کر کے کوئی شخص محروم اور مایوس نہیں رہا۔ اگر آپ نوعروسی کی سچی خوشی قدرت کی سب سے بڑی منشا کی تکمیل۔ بقائے نسل عیش شباب۔ لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ بڑھاپے میں زور جوانی اور قوت مردمی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اس جیون بوٹی کا استعمال کریں۔ جو جوانی کی روح اور بڑھاپے کی جان ہے
جیون بوٹی کی ایک ہی شیشی کے استعمال سے اس قدر خون صالح تازہ بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے کہ جسم کا وزن ایک ہی مہینہ میں تین سیر بڑھ جاتا ہے بدن کو وزن کروا کر آزمائیں
جیون بوٹی کے استعمال سے زور قوت تندرستی اور جوانی کی تمام کیفیتیں پھر موجود ہوتی ہیں۔ جوانی کی پیدا کی ہوئی بیماریاں کمزوریاں رنگ کی زردی اور دوسرے عام اور خاص اعضا کی سستی اور ناطاقتی باقی نہیں رہتی۔ معدہ قوی ہاضمہ درست ہو کر غلبہ روح ورنگ وخون کی جودت سے تناسلی قواء نہایت قوی ہو جاتے ہیں۔
جیون بوٹی کے استعمال سے وہ لوگ جو طاقت رجولیت مفقود ہو جانے کے باعث زندہ درگور رہنے کو غنیمت شمار کرتے تھے یا شادی کرنے سے بوجہ ندامت خانہ بدوش پھرتے تھے پھر از سر نو جوانمرد اور قوی مرد ہو گئے اور کئی اجڑے ہوئے گھر آباد اور بے اولاد گی مرادیں بفضل خدا حاصل ہو گئیں۔
جیون بوٹی کا ایک ایک قطرہ عنین کے لئے آب حیات کا کام دیتا ہے اور قوائے متناسلہ و منیہ میں اس کے چند روز پینے سے اس قسم کی سریع التاثیر تحریک ہوتی ہے کہ مردہ طاقت رجولیت گویا نیستی سے ہستی کی صورت میں آجاتی ہے۔
جیون بوٹی کے استعمال سے بدن دن بدن سرخ اور طیار ہوتا چلا جاتا ہے اور حوصلہ اور قوت اس قدر پیدا ہوتی ہے کہ انسان کا دل خود بخود اچھلنے اور کودنے پر آمادہ رہتا ہے۔ دودھ اور گھی دل مانگے ہضم ہوتا ہے۔
جیون بوٹی کے استعمال سے زندگی کا لطف اور شباب کا مزہ از سر نو حاصل ہوتا ہے۔ اعضائے تولید کے عصبی نقص سلسل بول اعضاء کا رعشہ کمی خون اور جملہ جسمانی کمزوریوں کے لئے لاثانی دوا ہے ایک دفعہ ضرور اس کی آزمائش کرنی چاہیئے
(آئینہ صحت نامت)
حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسٰے لاہور نولکھا سے طلب کرو
(جنتری ۱۹۱۶ء مفت)

بدر پریس قادیان میں میاں صلاح دین عمر کے لئے چھاپا گیا۔